2791

سورۃ الأحقاف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ ۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ ۲ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا
مُعْرِضُوْنَ ۝ ۳ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ
اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
غٰفِلُوْنَ ۝ ۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ ۶
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ لا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۷

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ۝
حا میم ۝ ۱ اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو بڑا غالب بہت دانا ہے ۝ ۲ نہیں پیدا
فرمایا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور مدت مقررہ تک
اور کفار اس چیز سے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے روگردانی کرنے والے ہیں ۝ ۳ فرمائیے (اے کفار!) کبھی تم نے
(غور سے) دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) پکارتے ہو (بھلا) مجھے بھی دکھاؤ جو پیدا کیا انہوں نے
زمین سے یا ان کا آسمانوں (کی تخلیق) میں کچھ حصہ ہے لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے اتری
ہو یا کوئی (دوسرا) علمی ثبوت اگر تم سچے ہو ۝ ۴ اور کون زیادہ گمراہ ہے اس (بدبخت) سے جو پکارتا
ہے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود کو جو قیامت تک اس کی فریاد قبول نہیں کر سکتا اور وہ ان کے پکارنے سے ہی غافل ہیں
۝ ۵ اور جب جمع کیے جائیں گے لوگ (روز حشر) تو وہ معبود ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا صاف انکار کر دیں گے
۝ ۶ اور جب پڑھی جاتی ہیں ہماری آیتیں جو روشن ہیں تو کہتے ہیں کفار حق کے بارے میں جب وہ ان کے پاس آیا کہ یہ کھلا
جادو ہے ۝ ۷

(پارہ ۲۶ / سورہ الاحقاف ۴۶ / آیات ✱ ت ص

2792

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورۃ الاحقاف مکی ہے اور اس کی پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں۔

۱۔ حا میم۔ حروف مقطعات ہیں۔

۲۔ کفار بڑی شد و مد سے اس بات کا انکار کر رہے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہاں بھی بڑی فصاحت و بلاغت سے بتا دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ اللہ تعالیٰ جو عزیز بھی ہے اور حکیم بھی۔

۳۔ آسمانوں اور زمین کی تخلیق بے مقصد نہیں بلکہ اس میں ان گنت حکمتیں ہیں۔ روح المعانی میں ہے کہ تکوینی اور تشریعی حکمتوں اور نزاکتوں کا پورا لحاظ کرتے ہوئے اس کی تخلیق کی گئی ہے بنانے والے نے اسے اس خوبی اور مہارت سے بنایا ہے کہ اس میں کسی قسم کی اصلاح و ترمیم کی گنجائش نہیں جو چیز جیسے بنا دی ویسے ہی بننی چاہیئے تھی جو چیز جہاں سجا دی گئی وہی اس کی موزوں ترین جگہ ہے ٭ اس جہان کی کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہر چیز کو اس کے خالق نے جس طرح بڑی حکمت سے پیدا فرمایا ہے اسی طرح اس کے لئے ایک معیاد بھی مقرر کر دی ہے ٭ وہ لوگ جو شرک و فسوق کے باعث قلب سلیم سے محروم ہو چکے ہیں

وہ اس تنبیہ و موعظت کی قدر نہیں کرتے بلکہ الٹا ناراضگی اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں۔

۴۔ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر کیا اس کی کوئی معقول وجہ بھی تم بتا سکتے ہو۔ کیا کرۂ ارض کی کسی چیز کے وہ خالق ہیں یا آسمان کی آفرینش میں کیا ان کا کوئی حصہ ہے اگر تمہارے پاس کوئی تحریری ثبوت ہو تو پیش کرو ٭ اگر تمہارے ان بتوں نے زمین و آسمان کی تخلیق میں کچھ حصہ لیا ہے تو اسے دلیل سے ثابت کرو۔ اگر تم اس قسم کا کوئی حوالہ کسی آسمانی کتاب سے نہیں دکھا سکتے تو کوئی عقلی ثبوت ہی پیش کر دو۔ (ضیاء القرآن)

۵۔ اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کا کہنا نہ کرے اور ان کو اپنے پکارے جانے کی خبر بھی نہ ہو ٭ یعنی اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کوئی نہیں جو معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتا ہے اور ان سے مرادیں مانگتا ہے جو ان کا مطلب نہ سمجھیں اور نہ

مرادیں پوری کرنے کا طریقہ ان کو معلوم ہے۔ روزِ قیامت یعنی جب تک دنیا قائم ہے اور ان کو پکارنے والوں کی پکار کی خبر بھی نہیں رکھتے کہ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ یا تو جمادات ہیں جو ان کی پکار کو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں یا اللہ کے ایسے بندے ہیں جو اللہ کے فرمان بردار ہیں اور اپنے احوال میں مشغول ہیں۔

۶- جب قیامت کے دن لوگ جمع کئے جائیں گے۔ وہ معبود ان پجاریوں کے دشمن ہو جائیں گے فائدہ پہنچانے کی بجائے ضرر پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں گے اور ان پجاریوں کی پوجا کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے اے اللہ! ہم ان سے بیزار ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے۔ (بلکہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے) مطلب یہ کہ ان کے معبود نہ دنیا میں ان کے کام آسکتے ہیں اور نہ آخرت میں بلکہ آخرت میں تو ضرر رساں ہو جائیں گے (تفسیر مظہری)

۷- ان جاہلوں کا عجیب حال ہے کہ جب ان کو ہماری آیتیں کھلی کھلی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صاف جادو ہے۔ عرب میں اپنی طاقت و قدرت سے بڑھ کر چیز کو سحر کہتے تھے چونکہ قرآن مجید کی خوبیاں جو اہلِ زبان ہونے کے سبب ان کے اذہان میں آئیں اس کو اپنی طاقت و قدرت سے بڑھ کر سمجھ کر خدا کی طرف منسوب نہ کیا بلکہ جادو کہہ دیا۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ حُشِرَت : وہ اکٹھی کی گئی ○ اَضَلُّ : بہت بہکا ہوا، زیادہ بیراہ۔ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ کا کام بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہے ○ جملہ امور اوقات و زمان کے ساتھ مربوط ہیں ○ اصنام جامد محض ہیں ○ اصنام کی عدم استجابت دائمی ہوگی ○ سحر و افتراء دونوں کذب ہیں

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ
بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٩
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا
سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝١١

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو اس نے خود بنا لیا ہے ان سے کہہ دو اگر میں نے اس کو از خود بنا لیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ میں میرا کچھ بھلا نہیں کر سکتے وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم پڑے ہو اس کی گواہی بس ہے میرے اور تمہارے درمیان وہ غفور رحیم ہے ۝ تم کہہ دو میں کچھ انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور مجھے کیا خبر کہ مجھ سے کیا کیا جاوے گا اور تم سے کیا میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میری طرف بھیجا جاتا ہے میں جو ہوں تو صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ۝ کہہ دو بتاؤ تو سہی اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوئی اور تم اس کے منکر ہو چکے اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایک ایسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان بھی لے آیا اور تم اکڑتے ہی رہے ۝ بے شک اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۝
اور منکروں نے ایمان والوں سے کہا اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس پر ہم سے پہلے دوڑ کر نہ جاتے اور جب اس کو نہ پایا تو کہیں گے یہ تو قدیم جھوٹ ہے ۝ (پارہ ۲۶ / سورہ احقاف / ۸ تا ۱۱ * ت ۱ ح)

۸ ۔ کفار کے اس افترا اور بہتان کا جواب دینے کا حکم مل رہا ہے ۔ اگر یہ کتاب اللہ نے نازل نہیں کی میں نے خود اس کو گھڑا ہے اور اللہ کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہوں تو یہ ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا بڑی المناک ہے اور تم میں سے کسی میں یہ ہمت اور قوت نہیں کہ اگر مجھے سزا ملنے لگے تو تم مجھے چھڑا سکو تم خود سوچو کیا میں اپنی جان پر ایسا ظلم ڈھا سکتا ہوں اور اپنے آپ کو اللہ کے غضب کا ہدف بنا سکتا ہوں ۔ ہرگز نہیں ۔ تم بھی یہ سمجھ لو کہ جو بکواس تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس کو بھی خوب جانتا ہے اور تمہاری اس بہتان تراشی کی سزا تم کو ضرور دے گا * میں حق پر ہوں یا تم اس کا گواہ خود اللہ تعالیٰ ہے

اس کی گواہی کے بعد کسی دوسرے گواہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

۹۔ (کفار کی) ہرزہ سرائیوں کے جواب میں صرف ایک ہی پر مغز بات فرمانے کا (اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ؐ کو) حکم دیا آپ انہیں کہیں کہ کیا میں نرالا رسول ہوں (کیا) مجھ سے پہلے کوئی نبی یا رسول نہیں آیا۔ جب مجھ سے پہلے کثیر تعداد میں پیغمبر آچکے ہیں اور ان میں سے کسی کو تم بھی مانتے ہو اور ان کا احترام کرتے ہو کیا وہ انسان نہ تھے کیا وہ کھاتے پیتے نہ تھے * تو تم میرے متعلق بیہودہ گوئی کیوں کرتے ہو (ضیاء القرآن)

◉ "اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا" اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے لات و عزیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دیتا کہ ان کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ الخ صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور کو مبارک ہو، تو آپ کو تو معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ آیت نازل ہوئی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مومنین کے ساتھ کیا۔ دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال حضور کو تو اپنا بھی معلوم ہے اور مومنین کا بھی مکذبین کا بھی معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا یہ معلوم نہیں اگر یہ معنی لئے جائیں بھی تو آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ بھی بتا دیا کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اور وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرما دیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ جو اس کا مؤید ہے علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت میں فرمایا کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے من جہۃ الوحی جاننے کی نفی نہیں * "اور میں اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے" یعنی میں جو کچھ

جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں۔" ورنہ میں غیب کی باتیں صاف ذہن نشین کرانے والا" (کنز الایمان حاشیہ صدر الافاضل)

۱۰۔ اور آپ ان یہودیوں سے فرما دیجئے اے گروہ یہود مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس قرآن کریم کا انکار کرو اور جیسا کہ عبد اللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی اس قرآن کی گواہی دے کر اس پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے بنیامین بنی اسرائیل میں سے گواہی دے کر ایمان لے آئے اور تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر ہی کرتے رہو تو جان لو کہ حق تعالیٰ ایسے شخص کو جو کہ اہل نہیں ہوتا ہدایت نہیں کرتا۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۱۱۔ انھوں نے قرآن پر ایمان لانے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر یہ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس پر ایمان لانے میں ہم پر سبقت نہ لے جاتے یعنی حضرت بلال، عمار، صہیب اور خباب رضی اللہ عنہم کمزور، مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ غلام باندیاں وغیرہ۔ ان کے اس وہم و گمان کی وجہ یہ تھی کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ کے پاس ان کا بہت بڑا مرتبہ ہے حالانکہ یہ ان کی واضح غلطی تھی " اور کیونکہ انہیں ہدایت نصیب نہ ہوئی قرآن سے تو یہ اب ضرور کہیں گے کہ (اجی) یہ تو وہی پرانا جھوٹ ہے" (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ⊙ تَمْلِكُونَ : تمہارے ہاتھ میں ہو، تم مالک ہو، تم اختیار رکھتے ہو ⊙ تُفِيضُونَ : تم گھستے ہو، تم لگتے ہو ⊙ بِدْعًا : نیا ⊙ أَدْرِي : میں جانتا ہوں ⊙ إِفْكٌ : جھوٹ، بہتان ⊙ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ⊙ عذاب الٰہی دفع کرنا کسی کے بس میں نہیں ⊙ مومن اور توبہ کرنے والے کے لئے مغفرت و رحمت کی نوید ہے ⊙ سچا دنیا و آخرت میں بہترین جزا پاتا ہے اور جھوٹا رسوا ہوتا ہے ⊙ ظاہر و باطن کو رجس و نجس سے صاف رکھنا ضروری ہے ⊙ وعظ ہر ایک کو دیتے ہیں لیکن جس پر فضل رب ہو اس کے دل پر اثر ہوتا ہے ⊙ حبل متین تھامنے والے نفس و ہوا سے بچتے ہیں ⊙ انبیاء اخلاص فی التوحید اور صدق فی العبودیت کے داعی ہیں ⊙ نبوت خاص کے لئے امتحان و آزمائش ہے ⊙ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب ﷺ کو تمام حقائق سے باخبر فرما دیا ⊙ منسوخہ آیات سے استدلال گمراہی ہے ⊙ نبی کا خواب بجائے خود وحی ہے ⊙ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ⊙ ذاتی علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ⊙ حق شناس قرآن پاک کے فرامین کو بلا تامل قبول کر لیتا ہے ⊙

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا
عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ ۝١٣
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ
كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ
اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٥

اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی رہنما اور رحمت اور یہ کتاب عربی زبان میں ہے اسی کی تصدیق کرنے والی تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے ○ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ○ یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اس کا بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے ○ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں ○

(پارہ ۲۶/سورہ احقاف ۴۶/۱۱ تا ۱۵ * ت:

۱۲۔ قرآن کریم سے پہلے ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی جو بعینہ وہی دعوت دیتی رہی

جس کی دعوت قرآن دیتا ہے۔ قرآن کریم تورات کی تصدیق کرتا ہے اور جو لوگ ظلم اور نافرمانی کی روش
اختیار کئے ہوئے ہیں ان کو بروقت ہولناک انجام سے آگاہ کرتا ہے اور جن لوگوں نے تقویٰ و پارسائی کو اپنا
شعار بنا رکھا ہے انہیں نوید رحمت سناتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۱۳۔ جس نے اللہ کی ربوبیت و توحید کا اقرار کیا اور پھر وہ اس پر قائم بھی رہا۔ اس ایک جملہ میں بہت سی
باتیں آ گئیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے نہ کچھ غم ہوگا نہ آئندہ رنج ہوگا۔

۱۴۔ یہ لوگ ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے۔ یہ ہے وہ خوشخبری نیکوں کے لئے جن کے لئے قرآن آیا۔ کمال اللہ
کس لطف کے ساتھ قرآن کا کتاب اللہ ہونا بتا دیا اور اس کے ضمن میں اصول حسنات اور اس کے ثمرات بھی
بیان کر دیے۔ (تفسیر حقانی)

۱۵۔ مشقت و تکلیف کا ذکر، والدین کے ساتھ حسن سلوک کے حکم میں مزید تاکید کے لئے ہے، جس سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ ماں، اس حکم احسان میں باپ سے مقدم ہے، کیونکہ نو ماہ تک مسلسل حمل کی تکلیف
اور پھر زچگی (وضع حمل) کی تکلیف، صرف تنہا ماں ہی اٹھاتی ہے، باپ کی اس میں شرکت نہیں
اسی لئے حدیث میں بھی ماں کے ساتھ حسن سلوک کو اولیت دی گئی ہے اور باپ کا درجہ اس کے بعد بتلایا
گیا ہے۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ
مستحق کون ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں، اس نے پھر یہی پوچھا، حضور نے یہی
جواب دیا، تیسری مرتبہ بھی یہی جواب عطا فرمایا، چوتھی مرتبہ پوچھنے پر حضور اکرم نے فرمایا تمہارا
باپ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب اول) * فصال کے معنی دودھ چھڑانا ہیں اس سے بعض صحابہ نے
استدلال کیا ہے کہ کم از کم مدت حمل چھ مہینے ہے۔ یعنی چھ مہینے کے بعد اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے
تو وہ بچہ حلال ہی کا ہوگا، حرام کا نہیں اس لئے کہ قرآن نے مدت رضاعت دو سال (۲۴ مہینے)
بتلائی ہے (سورہ لقمان ۱۴، سورہ بقرہ ۲۳۳) اس حساب سے مدت حمل صرف چھ مہینے ہی باقی رہ جاتی ہے،

* اَشُدَّہٗ کے زمانے سے مراد جوانی ہے بعض نے اسے ۱۸ سال سے تعبیر کیا ہے حتیٰ کہ پھر بڑھتے
بڑھتے چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ یہ عمر قویٰ اور عقل کے مکمل بلوغ کی عمر ہے۔ اسی لئے مشہور چلا
آ رہا ہے کہ ہر نبی کو چالیس سال کے بعد ہی نبوت سے سرفراز کیا گیا (فتح القدیر) * (ص ی)

لغوی اشارے ۞ إِمَامًا : پیشوا، مقتدا، رہنما ۞ مُصَدِّقٌ : سچا ماننے، کہنے والا ۞ لِسَانٌ : زبان، قوتِ گویائی، بول، لہجہ، ذکر ۞ اِسْتَقَامُوْا : وہ سیدھے رہے، وہ قائم رہے، ثابت قدم رہے ۞ وَصَّيْنَا : ہم نے حکم دیا ۞ اِحْسَانٌ : نیکی کرنا ۞ حَمَلَتْهُ : اس نے اس کو اٹھایا ۞ كُرْهًا : تکلیف سے وَضَعَتْهُ : اس نے اس کو جنا ۞ فِصٰلُهٗ : بچہ کا دودھ چھڑانا ۞ شَهْرًا : مہینہ ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ دنیا اور دین میں جس کی اقتدا کی جائے وہ امام کہلاتا ہے ۞ عرفانِ الٰہی کا دوسرا نام ولایت ہے ۞ باکمال کی ذمہ داری زیادہ ہے ۞ عبودیت میں استقامت ضروری ہے ۞ ایسے عمل کے درپے نہ رہو جس میں نفسانیت کو دخل ہو ۞ ترکِ تدبیر و شعور کا نام عبودیت ہے ۞ ہر زندہ اپنی عمر کی مدت کو پورا کرتا ہے ۞ دنیا و اسلام نعمتِ کاملہ ہے ۞ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اولاد کو نعمت سے نوازتا ہے ۞ جو رضائے الٰہی کا کام ہے وہی عمل صالح ہے ۞ آبا و اجداد کی نیکیوں کا اثر اخلاف پر مرتب ہوتا ہے ۞ ہر حرکت پر لازم ہے کہ قربتِ حق کا ارادہ کرے ۞ ہر نیکی احسن ہے ۞ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے ۞ والدین کی خدمت سے اعلیٰ مراتب ملتے ہیں ۞ والدین کی ناراضگی سے بچنا چاہیے ۞ بہشت ماں کے قدموں کے نیچے ہے ۞

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ
فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝١٦ وَ الَّذِیْ قَالَ
لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ
وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝١٧ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝١٨
وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝١٩
وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا
وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی
الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝٢٠ ع

یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں
میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ۝١٦ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اف تم سے دل پک گیا کیا
مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں
اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں
کی کہانیاں ۝١٧ یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزرے جن
اور آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے ۝١٨ اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں اور تاکہ اللہ
ان کے کام انہیں پورے بھر دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۝١٩ اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے
جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور
انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا اس کی کہ تم زمین میں ناحق
تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے ۝٢٠

۱۶۔ پہلے شانِ بندگی کا اظہار تھا۔ یہاں شانِ بندہ نوازی پوری اداسے دلبری سے جلوہ نما ہے۔ انسان کو یہ تمام نصیب ہو جائے تو اسے اور کیا چاہیئے۔

۱۷۔ سابقہ آیات میں بندہ مومن کا کردار بیان کیا گیا کہ وہ اپنے رب کا اطاعت گزار اور اپنے والدین کا فرمانبردار ہوتا ہے جن گوناگوں نعمتوں سے اسے سرفراز کیا جاتا ہے ان کا شکر یہ ادا کرتا رہتا ہے۔ اب ایسے شخص کا کردار بیان کیا جا رہا ہے جسے آخرت پر ایمان نہیں وہ اپنے خالق سے روگرداں ہے اپنے ماں باپ کا گستاخ ہے انہیں بات بات جھڑکتا ہے۔ اگر وہ اصلاح احوال کی کوشش کرتے ہیں تو ان کا مذاق اڑاتا ہے ان کو احمق اور بے وقوف سمجھتا ہے کہتا ہے یہ پرانے لوگوں کی من گھڑت قصے ہیں ان دونوں کرداروں کا بنظر غائر مطالعہ کیجئے۔ آپ کو از خود پتہ چل جائے گا کہ آخرت پر ایمان لانے والے اور آخرت کا انکار کرنے والے میں کتنا اور کیا فرق ہوتا ہے ✲ ماں باپ کی شفقت ملاحظہ ہو بار بار گمراہ الٹی بھی اس کی ہدایت یافتہ ہونے کی عاجزانہ دعائیں کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اسے بھی سمجھا رہے ہیں

۱۸۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن یا عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرتے تھے۔ اس آیت سے اس رائے کی تردید ہوتی ہے کیوں کہ ان لوگوں کے بارے میں بتا دیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کے بارے میں عذاب کا قطعی فیصلہ ہے۔ لیکن حضرات عبداللہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما دونوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کا شمار اکابر اسلام میں ہوتا ہے (ضیاء القرآن)

۱۹۔ مسلمانوں اور کافروں میں سے ہر ایک فریق کے لئے ان کے اعمال دینیہ کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں چنانچہ مسلمانوں کے لئے جنت اور کفار کے لئے دوزخ میں درجے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے اعمال کی سزا پوری کر دے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہو گا کہ ان کی نیکیوں میں کمی اور گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے

۲۰۔ اور دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے جب کفار دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ "تم اپنی نیکیوں کا ثواب یعنی لذت دنیا میں حاصل کر چکے اور ان نعمتوں سے خوب فائدہ حاصل کر چکے تو آج تمہیں سخت ترین عذاب دیا جائے گا اس وجہ سے کہ تم ایمان لانے سے ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم دنیا میں کفر و گناہ کیا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ نَتَقَبَّلُ : ہم قبول کرتے ہیں/کریں گے ○ نَتَجَاوَزُ : ہم درگزر کریں گے ○ اُفٍّ : ہوں،
ہر قسم کے میل کچیل کو کہتے ہیں ○ تَعِدَانِنِيْ : تم دونوں مجھ کو وعدہ دیتے ہو ○ يَسْتَغِيْثَانِ : وہ دونوں
(اللہ سے) فریاد کر رہے ہیں ○ وَيْلَكَ : تو مرے، تیری خرابی ہو ○ أَسَاطِيْرُ : کہانیاں ○ يُوَفِّيَهُمْ :
وہ ان کو پورا پورا دے گا ○ أَذْهَبْتُمْ : تم لے چکے، تم ضائع کر چکے ○ اِسْتَمْتَعْتُمْ : تم کام میں لائے،
تم نے فائدہ اٹھایا، تم برت چکے ○ هُوْنٍ : ذلت، رسوائی ○ تَفْسُقُوْنَ : تم بے حکمی کرتے ہو ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ ہر نیکی کو قبول فرماتا ہے ○ توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف فرماتا ہے ○
والدین کی ناراضگی سے بچنا لازم ہے ○ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ○ اعمال اچھے تو درجات بھی اچھے
اور بلند مل جاتے ہیں ○ ماں باپ کو ناراض کرنے والا مجرم ہے ○ استکبار قلب کا گناہ ہے ○ فسق و
معصیت اعضاء کے گناہ ہیں ○

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ۝ ٢١ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ
بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ ٢٢ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ ٢٣ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ
فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لا تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا
مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ ٢٤ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ
مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ٢٥ ز فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ
وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع ٢٦

(اے حبیب!) ذکر سنائیے انہیں قومِ عاد کے بھائی (ہودؑ) کا جب ڈرایا اُس نے اپنی قوم کو احقاف میں اور گزر چکے تھے ڈرانے
والے ان سے پہلے بھی اور ان کے بعد بھی کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت نہ کرو (ورنہ) مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر بڑے دن کا عذاب
نہ آجائے ۝ ٢١ وہ (برافروختہ ہو کر) بولے (اے ہودؑ!) کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ
کر دو لے آؤ (وہ عذاب) جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے رہتے ہو اگر تم سچے ہو ۝ ٢٢ ھودؑ نے فرمایا کہ نزولِ عذاب کا علم تو
اللہ کے پاس ہے اور میں (برابر) پہنچا رہا ہوں تمہیں وہ پیغام جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ
تم جاہل قوم ہو ۝ ٢٣ پس جب انہوں نے دیکھا عذاب کو بادل کی صورت میں کہ وہ ان کی وادیوں کی طرف آرہا ہے تو بولے
یہ بادل ہے جو ہم پر برسنے والا ہے (نہیں نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچا رہے ہو (یہ تند) ہوا ہے اس میں دردناک
عذاب ہے ۝ ٢٤ تہس نہس کرکے رکھ دے گی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پس جب انہوں نے صبح کی تو نہ دکھائی دیتی کوئی چیز بجز ان کے
(ویران) مکانوں کے اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں مجرموں کو ۝ ٢٥ اور ہم نے ان کو وہ قوت و طاقت بخشی تھی جو ہم نے تمہیں نہیں دی
اور ہم نے عطا کئے تھے انہیں کان آنکھیں اور دل لیکن ان کے کسی کام نہ آئے ان کے کان نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل کیونکہ وہ
انکار کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور احاطہ کر لیا ان کا اس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے ۝ ع ٢٦

(پارہ ٢٦/ سورہ احقاف ٤٦/ ٢١ تا ٢٦ ✱ ت ض)

۲۱ - یعنی ہود علیہ السلام، جو قوم عاد سے ہی تھے، انہی کی قوم کے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، دوسرے ملک سے نہ آئے تھے
نہ دوسری قوم سے تھے، یہ مطلب نہیں کہ قوم کو انہیں بھائی کہہ کر پکارنے کی اجازت تھی۔ * احقاف ملک
یمن کے ہی علاقہ میں حضرموت کے نزدیک ایک ریتیلے میدان میں واقع ہے * جیسے حضرت ادریس و حضرت نوح
علیہما السلام جو حضرت ہود سے پہلے گزرے اور حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہم السلام
جو حضرت ہودؑ کے بعد گزرے ان کا بھی ذکر کرو۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کا ذکر کرنا، ان کا ذکر سننا سنانا (دعوت
تبلیغ کا ذریعہ ہے * علیہم زبان سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام خود اپنے متعلق قیامت کے خوف سے محفوظ ہیں،
رب فرماتا ہے "لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ" ہاں اللہ کی عظمت و جلال کا خوف پیغمبروں کو علی وجہ الکمال
حاصل ہے کہ یہ خوف ایمان کی دلیل ہے۔ لہٰذا نہ تو آیات میں تعارض ہے اور نہ کوئی اعتراض، یہاں
بڑے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جو کفار کے لئے بڑے عذاب کا دن اور مومنوں کے لئے بڑی رحمت کا دن (نورا

۲۲ - "بولے کیا تم اس لئے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ" وہ عذاب "جس کا
ہمیں وعدہ دیتے ہو اگر تم سچے ہو" اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۲۳ - حضرت ہودؑ نے کہا کہ علم (وقت عذاب کا) تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اور مجھ کو جو پیغام یعنی پیام توحید، احکام
اور تمہارے ایمان نہ لانے کی صورت میں نزول عذاب کی اطلاع دے کر جو مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے وہ میں
تم کو پہنچا رہا ہوں لیکن تم کو میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہو۔

۲۴ "سو ان لوگوں نے "جب بادل کو سامنے سے آتے دیکھا تو بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے یہ جو ہم کو نظر آ رہا ہے
بادل ہے جو برسے "گا پانی برسائے گا - اللہ تعالیٰ نے یا حضرت ہودؑ نے فرمایا یہ ابر باراں نہیں ہے بلکہ
یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے - یہ ایک آندھی ہے جس کے اندر عذاب الیم ہے (تفسیر مظہری)

۲۵ - ہر ایک چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے ہلاک کر دے "گا چنانچہ وہ ہلاک ہو گئے اور ایسے ہو گئے کہ
سوائے ان کے مکانات کے اور کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا تھا اسی طرح ہم مشرکوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

۲۶ - اور ہم نے اُن کو اس قدر مال طاقت اور کاموں کا حوصلہ دیا تھا کہ اے مکہ والو تمہیں اس قدر مال
نہیں دیا اور نہ اتنی طاقت قوت دی ہے اور ہم نے انہیں سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں اور
سوچنے سمجھنے کے لئے دل دیئے تھے مگر چونکہ وہ حق تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی کتاب کا انکار کیا کرتے تھے
تو اس عذاب الٰہی کے سامنے ان کی آنکھیں وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی اور وہ جس

2805

کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہی عذاب نازل ہو گیا۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ **عَاد** : حضرت نوحؑ کی قوم میں ایک شخص جس کا سلسلہ نسب تین واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جا ملتا ہے ۞ **اَحقاف** : ریت کے لمبے لمبے اور بلند لیکن ذرا مڑے ہوئے ٹیلے۔ قوم عاد کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے ۞ **بَیْنَ یَدَیْہِ** : اس کے آگے سامنے موجود ۞ **تَاْفِکَنَا** : تو ہم کو پھیر دے گا ۞ **تَعِدُنَا** : تو ہم سے وعدہ کرتا ہے ۞ **عَارِضٌ** : ابر، بادل ۞ **مُسْتَقْبِلَ** : سامنے آنے والا ۞ **اَوْدِیَتِھِمْ** : ان کے نالے ۞ **مُمْطِرٌ** : بارش کرنے والا ۞ **تُدَمِّرُ** : وہ ہلاک کرتی ہے ۞ **مَکَّنَّا** : ہم نے ان کو جاہ و عطا کیا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ قوم عاد اولاد نوح علیہ السلام سے تھی ۞ کافر صواب و خطا اصلاح و فساد کی تمیز سے بیگانہ ہوتا ہے ۞ واجب شرعیہ سے واقفیت ضروری ہے ۞ ہوا امر الٰہی سے چلتی ہے ۞ نعمت پہ شکر گزاری اضافہ کا باعث بنتی ہے ۞ ظالموں کی معاونت کا ترک کرنا لازم ہے ۞ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اس کے فضل و کرم کا موجب ہے

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٢٧
فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا
عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢٨ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا
قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝٢٩ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ
مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى
طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٣٠ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ
لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣١

اور البتہ ہم تمہارے آس پاس کی بستیاں غارت کر چکے ہیں اور طرح طرح سے اپنے
نشان قدرت بھی دکھائے کہ کاش وہ رجوع کریں ۝٢٧ پھر ان بتوں نے کیوں مدد نہ کی
جن کو انہوں نے مرتبہ حاصل کرنے کے لئے معبود بنا رکھا تھا اللہ کے سوا بلکہ وہ تو
ان سے کھوئے گئے تھے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور وہ جو کچھ ڈھکوسلے بنایا کرتے تھے (وہ
بھی غلط تھے) ۝٢٨ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے آپ کی طرف چند جن بھیجے جو قرآن سننا
چاہتے تھے پھر جب وہ وہاں آئے تو کہنے لگے چپ رہو پھر جب قرآن سن چکے تو اپنی
قوم کی طرف ڈر سنانے کو گئے ۝٢٩ (جاکر) کہا اے قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے
بعد نازل ہوئی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور سیدھے رستہ کی طرف
رہنمائی کرتی ہے ۝٣٠ اے قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان
لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تم کو عذاب الیم سے بچائے ۝٣١

(پارہ ٢٦/ سورہ احقاف ٤٦/ ٢٧ تا ٣١ * ت: ح)

٢٧۔ اے اہل مکہ! تمہارے قریب وجوار میں بھی حجر، ثمود، قوم لوط کی کئی اجڑے ہوئے شہروں اور ویران بستیوں کے کھنڈرات
موجود ہیں تمہارے تجارتی قافلے ان کے پاس سے گزرتے ہیں۔ ان کے اداس در و دیوار سے پوچھو کہ ان پر کیا بیتی۔ وہ
تمہیں بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں نے ان کو یہاں بسنے والوں کو بہتیرا سمجھایا طرح طرح کے معجزات

دکھلاتے ہیں لیکن بدبختی نے ان پر یوں قبضہ جما رکھا تھا کہ انہوں نے ان کی ایک نہ سنی۔ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر معبودان باطل کی بندگی کا دم بھرتے رہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو گئے۔

۲۸۔ انہیں اپنے بتوں اور دیوی دیوتاؤں کی قوت پر بڑا ناز تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو وہ غائب ہو گئے۔ اس نازک وقت میں انہوں نے اپنے پجاریوں کی خبر تک نہ لی۔ ان بتوں کی خدائی کا دعویٰ ان بے جان معبودوں کی مدد پر بھروسا اور ان کی شفاعت پر یقین یہ سراسر فریب ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں اس آیت سے بھی کفار کے عقیدہ کی حقیقت واضح ہو گئی کہ وہ اپنے بتوں کو آلِهَة یعنی معبود یقین کرتے تھے جو بھی کسی اللہ کے سوا خدا اور معبود خیال کرتا ہے اس کا یہی حال اور انجام ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

۲۹۔ "اور جب ہم نے جنات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف موڑ دیا جو قرآن سننے لگے تھے سو جب وہ قرآن سننے آ پہنچے تو کہنے لگے خاموش رہو کہ کان لگا کر سنو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ لوٹ اپنی قوم کے پاس خبر پہنچانے کے لیے واپس چلے گئے"۔ * "نفراً" نفر دس سے کم تعداد کی جماعت کو کہتے ہیں * حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نصیبین کے ساتھ جن تھے رسول اللہؐ نے قاصد بنا کر ان کو ان کی قوم کے پاس بھیجا تھا * رسول پاکؐ جب قرآن کی قراءت ختم ہو گئی تو اپنی قوم کے پاس یعنی جنات کے پاس واپس چلے گئے (تاکہ حسب حکم) قوم کو اسلام کی دعوت دیں اور بصورت مخالفت عذاب سے ڈرائیں۔ (تفسیر مظہری ۲۰)

۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن نخلہ (ایک جگہ کا نام) میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ نو جن آئے جن میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔ جب قرآن کی آواز ان کے کان میں پڑی تو دلکش صدائیں سن کر چونک پڑے اور کھڑے ہو کر سننے لگے (ابن ابی شیبہ نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے) جب رسول اللہؐ فارغ (تلاوت) ہوئے تو زوبعہ اپنی قوم میں جا کر ان کو متنبہ کیا کہ اے قوم! موسیٰؑ کے بعد ہم نے ایک کتاب سنا جو اگلی کتابوں کے اصول ملت میں مطابق اور مصدق ہے اور راہ حق دکھاتی ہے

۳۱۔ اے قوم! اللہ کے داعی یعنی رسول کا کہا مانو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ اور جو نہ مانے تو اللہ کے قبضہ سے باہر نکل نہ جا سکے گا کوئی اس کا حامی اس کو سزا سے بچا نہ سکے گا۔ نہ ماننے والے صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ۞ حَوْلَكُمْ: تمہارے گرد، آس پاس ۞ الْقُرٰى: بستیاں، دیہات ۞ قُرْبَانًا: پیش کرنا، نزدیک کرنا ۞ إِفْكُهُمْ: ان کا جھوٹ ۞ نَفَرًا: جماعت ۞ أَنْصِتُوا: کان لگائے رہو، تم چپ رہو ۞ يُجِرْكُمْ: تم کو بچالے گا ۞

تفہیمی خلاصہ ① تخویف وتہدید کا سبب بندوں کو عبادت واطاعت حق سے غافل نہ ہونے دینا ہے ① ملائکہ میں نرومادہ نہیں البتہ شیاطین میں ہوتے ہیں ⊖ جنات مختلف مذاہب رکھتے ہیں ⊖ جنات نے قرآن مجید سن کر اسلام قبول کر لیا ⊖ جنات کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ⊖ ان کی تعداد ۹ تھی ⊖ دوسری مرتبہ جنات کی جماعت جو ۳۰۰ یا ۱۲ ہزار پر مشتمل تھی مکہ معظمہ میں رات کو وقت حاضر ہوئی ⊖ قرآن مجید ظاہر وباطن کی رہبری فرماتا ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انس وجن کی طرف مبعوث فرمائے گئے ⊖ مومن جنات کو اعمال خیر کا ثواب ملے گا ⊖

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ٣٢ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ
الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٣٣ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ٣٤ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا
تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا
اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ٣٥ ع

اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (اللہ کو)
عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اس کے سوا اس کے حمایتی ہوں گے یہ لوگ صریح گمراہی میں
ہیں ۝ ۳۲ کیا انھوں نے نہیں سمجھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے
پیدا کرنے سے تھکا نہیں وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے ہاں وہ
ہر چیز پر قادر ہے ۝ ۳۳ اور جس روز آگ کے سامنے کئے جائیں گے اور کہا جائے گا کیا یہ
حق نہیں ہے تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم یہ حق ہے حکم ہوگا کہ تم
جو (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے (اب) عذاب کے مزے چکھو ۝ ۳۴ (اے حبیب ﷺ!) جس طرح
اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح آپ بھی صبر کرو اور ان کے لئے (عذاب)
جلدی نہ مانگو۔ جس دن یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔
تو (خیال کریں گے کہ) گویا (دنیا میں) رہے ہی نہ تھے مگر گھڑی بھر دن (یہ قرآن) پیغام
ہے سو (اب) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان تھے ۝ ۳۵ ع

(پارہ ۲۶/ سورہ احقاف ۴۶/ ۳۲ تا ۳۵ * ت: ح)

۳۲ ”(خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو اسلام کی طرف بلانے والے ہیں (ان کا کہنا مانو اور ان
پر ایمان لاؤ تو) اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا یعنی وہ گناہ معاف کر دے گا جن کا تعلق حق اللہ

سے ہوگا۔ حقوق العباد ایمان لانے سے معاف نہیں ہوتے ✶ جنات کی اس تبلیغ سے ستر جن مسلمان ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ اس وقت بطحاء میں تھے آپ نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا، فرائض ادا کرنے کا حکم دیا اور ممنوعات سے باز داشت کی۔ اس واقعہ میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہؐ کو جنّ وانس دونوں کے لئے بھیجا گیا ✶ زمین پر اللہ کو (کوئی) مغلوب نہیں کرسکتا۔ اگر اللہ عذاب دینا چاہے تو اللہ کی دسترس سے چھوٹ نہیں سکتا ✶ اللہ کے عذاب سے محفوظ رکھنے والا اس کا کوئی حامی نہیں ہوگا ✶ جو لوگ اللہ کے داعی کے کہنے کو نہیں مانیں گے وہ کھلی گمراہی میں پڑے رہیں گے کیونکہ ہدایت کا انحصار صرف اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پر ہے۔ (تفسیر مظہری ؒ)

۳۳۔ کیا نہیں دیکھتے یعنی نہیں جانتے کہ جس اللہ نے آسمان و زمین پیدا کر دیے اور ان جیسے اور کو پیدا کرنے سے عاجز نہیں (کیا) وہ مردوں کو بار دیگر زندہ نہیں کرسکتا۔ بے شک وہ کرسکتا ہے بلکہ ہر بات پر قادر ہے

۳۴۔ یہاں تک تو امکانِ حشر کی دلیل تھی اس کے بعد اس کے موجود ہونے کی کیفیت بیان فرماتا ہے کہ کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہیں ہے۔ یعنی اب تو اس کے قائل ہوئے۔ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر کہا جائے گا اب قائل ہونے سے کیا فائدہ اپنے انکار کی وجہ سے عذاب چکھو۔ (تفسیر حقانی)

۳۵۔ اولوالعزم پیغمبر پانچ ہیں: نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حضرات جماعت انبیاء میں خصوصی شان والے ہیں، ویسے سارے ہی رسول صبر والے اور شان والے ہیں جن کے صبر والے اور شان والے ہیں جن کے صبر دنیا میں مشہور ہیں ✶ عذاب طلب فرماتے ہیں کیوں کہ عذاب تو لا محالہ ان پر آنے والا ہے ✶ "گویا وہ جس دن دیکھیں گے" قیامت کے عذاب یا قبر کے عذاب یا نزع کے عذاب کو پہلے عیش زیادہ تھوڑی ہی ✶ معلوم ہوا کہ جسمانی راحتیں روحانی عذاب کے مقابل ایک ساعت یا اس سے بھی کم ہیں تو عاقل کو چاہیے کہ جسمانی راحت آخرت کے مقابل اختیار نہ کرے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ یُجِبْ : (ج) دعوت قبول نہ کرے گا ○ اُوْلُوْ : والے ○ یَلْبَثُوْا : وہ نہیں ٹھہرے ○ اَلنَّھَار : دن ○ بَلٰغٌ : پہنچا دینا۔ کافی ہونا ○ (لغات القرآن)

2811

تفہیمی خلاصہ ۝ کوئی زمین کے کسی کونے میں چلا جائے اللہ تعالیٰ سے نہیں بھاگ سکتا ۝ جب تک اللہ تعالیٰ
کی مہربانی نہ ہو کوئی نجات نہیں پا سکتا ۝ رسول اللہ ﷺ کا قلب اطہر حالت استراحت میں بھی بیدار رہتا ہے ۝
رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب مخلوق کے رسول ہیں ۝ موت کے بعد زندہ ہونے میں شک نہیں شکر کا انکار اس
کی جہالت ہے ۝ اولوالعزم وہ ہے جو ارادہ کرے اس پر ڈٹ جائے ۝ کفار و مشرکین کو عذاب
شدید ہے ۝